

میرے بابا کے نام



By
Sonia Chaudhary



یہ کتاب اُن کے نام

جنہوں نے ہر موڑ پر میرا سہارا بن کز ساتھ دیا،
جن کی دعاؤں نے مجھے گرنے نہیں دیا، جن کی محنت،
محبت اور قربانیوں نے مجھے یہاں تک پہنچایا۔
بابا، آپ میری زندگی کی سب سے بڑی طاقت،
میرا فخر اور میرا سہارا ہیں۔
یہ سب آپ ہی کی بدولت ہے۔
اللہ آپ کو ہمیشہ صحت، خوشی اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔

آپ کی بیٹی ♥

کچھ لفظ جو کہے نہیں جاتے

کچھ لفظ ایسے ہوتے ہیں جو دل میں تو بہت عرصے سے موجود ہوتے ہیں، مگر زبان تک آتے آتے کہیں رک جاتے ہیں۔ کچھ احساسات ایسے ہوتے ہیں جنہیں محسوس تو بہت کیا جاتا ہے، مگر بیان کرنا شاید کبھی نہیں آتا۔

شاید بہت سی بیٹیاں اپنے بابا سے بہت کچھ کہنا چاہتی ہیں۔ یہ بتانا چاہتی ہیں کہ ان کی زندگی میں بابا کی جگہ کتنی خاص ہے، ان کی ایک آواز میں کتنا سکون ہے، ان کی موجودگی کتنی بڑی حفاظت ہے، اور ان پر کیا گیا ایک چھوٹا سا یقین بھی بیٹی کے لیے دنیا بھر کے سہاروں سے بڑھ کر ہو سکتا ہے۔

مگر ہر بیٹی کہہ نہیں پاتی۔

شاید میں بھی ان ہی بیٹیوں میں سے ایک ہوں۔

اسی لیے آج میں وہ سب لکھنے کی کوشش کر رہی ہوں جو شاید میں کبھی بابا کے سامنے بیٹھ کر نہ کہہ سکوں۔ وہ باتیں جو میرے دل میں برسوں سے ہیں، وہ احساسات جنہیں میں نے ہمیشہ محسوس کیا مگر لفظ نہیں دے سکی۔

یہ صرف میری کہانی نہیں ہے۔

شاید ان لفظوں میں کسی اور بیٹی کو بھی اپنے بابا کی جھلک نظر آئے۔ شاید کوئی بیٹی ان سطروں میں وہ بات پڑھ لے جو وہ خود اپنے بابا سے کہنا چاہتی تھی مگر کہہ نہیں پائی۔

یہ چند صفحات میرے بابا کے نام ہیں۔

بابا کیا ہیں؟

بابا۔۔۔سننے میں بس ایک رشتے کا نام ہے، مگر اس نام کے پیچھے ایک بہت گہرا سمندر ہے۔

ایک ایسا سمندر جہاں صرف سکون ہے، جہاں لوگ تب جاتے ہیں جب وہ خود سے، زندگی سے بہت مایوس ہو جاتے ہیں، اور جہاں جا کر دل کو اطمینان محسوس ہوتا ہے۔

بابا۔۔۔جن کے ہونے سے زندگی بہت دلکش ہو جاتی ہے۔ ایک سکون، ایک احساس، ایک اپنائیت۔
جن کی آواز کانوں میں رس گھولتی ہے اور جن کی مسکراہٹ دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے دنیا اچانک روشن ہو گئی ہو۔

اور شاید یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ میرے بابا کی مسکراہٹ میری پہلی محبت ہے۔

جب جب وہ ہنستے ہیں، دل سے یہی دعا نکلتی ہے کہ وہ ہمیشہ ایسے ہی مسکراتے رہیں۔

بابا۔۔۔جو ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

بابا۔۔۔جو ساتھ ہوں تو پوری دنیا کے خلاف ہونے سے بھی فرق نہیں پڑتا۔

بابا۔۔۔جنہوں نے مجھے بتایا کہ میں کون ہوں اور مجھے خود اپنے اندر چھپی صلاحیتوں کو دیکھنے کے قابل بنایا۔

شاید میں کبھی ان الفاظ میں مکمل طور پر بیان نہ کر سکوں کہ میرے بابا میرے لیے کون ہیں۔
کچھ رشتے ایسے ہی ہوتے ہیں۔۔۔انہیں لفظوں میں بیان کرنے کی کوشش کرو تو لفظ کم پڑ جاتے ہیں۔

ایک چھوٹی سی یاد

میرے بابا کی ہر عادت مجھے اچھی لگتی ہے، لیکن ان کی ایک بات ہمیشہ میرے دل میں رہتی ہے: چاہے لاکھوں کا نقصان کیوں نہ ہو جائے، وہ سب سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ سچ بولا گیا ہے یا نہیں۔

وہ اپنی اولاد کی بہت بڑی غلطیاں بھی درگزر کر دیتے ہیں اور کبھی ہماری ناکامیوں پر ہمیں مایوس نہیں ہونے دیتے۔ ہمیشہ ہماری شکست میں بھی کوئی مثبت پہلو تلاش کرتے ہیں اور ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ شکست بھی انہی لوگوں کے حصے میں آتی ہے جنہیں آگے چل کر فتح ملنی ہوتی ہے۔

مجھے آج بھی ایک واقعہ یاد ہے۔

ایک دفعہ میرا فون امتحان دینے کے دوران گم ہو گیا۔ اس وقت گھر میں میرے علاوہ کسی کے پاس فون نہیں تھا۔ میں امتحان کے بعد بہت تلاش کرتی رہی، مگر فون نہیں ملا۔

جب میں امتحانی مرکز سے باہر آئی تو بابا نے مجھے دیکھتے ہی پوچھا:

کیا ہوا؟ سب خیریت ہے؟ پیپر اچھا نہیں ہوا؟

پھر شاید انہیں اندازہ ہوا اور انہوں نے پوچھا:

فون گم ہو گیا؟

میں نے صرف سر ہلا دیا۔ میری آنکھوں میں آنسو تھے۔

بابا نے فوراً کہا:

کوئی بات نہیں، گم ہو گیا تو کیا ہوا؟ نیا لے لیں گے۔

میں جانتی تھی کہ یہ نقصان اتنا چھوٹا نہیں تھا۔

گھر آکر میں کمبل میں منہ چھپا کر روتی رہی۔ کچھ دیر بعد بابا کام سے واپس آئے، میرے پاس آئے، کمبل ہٹایا اور پوچھا:

کیوں رو رہی ہو؟

انہوں نے مجھے پیار کیا، تسلی دی اور کہا:

نقصان قسمت میں تھا، ہو گیا۔ کل میں اپنی بیٹی کے لیے نیا فون لے آؤں گا۔ بس، آگے کے لیے سبق ہے۔ اب رونا بند کرو اور کھانا کھاؤ۔

انہوں نے میرے آنسو صاف کیے۔

اور صرف تین دن بعد انہوں نے واقعی میرے لیے نیا فون لے دیا۔

شاید وہ فون میرے لیے صرف فون نہیں تھا۔

وہ اس بات کا ثبوت تھا کہ میرے بابا کے لیے میری پریشانی اور میرے آنسو کسی بھی نقصان سے زیادہ اہم ہیں۔

میرے بابا، میرے استاد

آج میں جو بھی ہوں اور آنے والی زندگی میں جو بھی بنوں گی، اس میں ایک اہم کردار میرے بابا کا ہوگا۔

انہوں نے مجھے خود میں ہمت دیکھنے کے قابل بنایا۔ مجھے یہ یقین دیا کہ کوئی بھی کام میرے لیے ناممکن نہیں۔

میرے بابا صرف میرے بابا نہیں، میری زندگی کے استاد بھی ہیں۔

انہوں نے اپنی اولاد کے بہتر مستقبل کے لیے اپنا وطن چھوڑ دیا۔ اپنے والدین، بہن بھائیوں اور رشتہ داروں سے دور ہو گئے۔ ایسا نہیں کہ انہیں اپنے اپنوں کی یاد نہیں آتی، مگر ہماری ضروریات، ہمارے مستقبل اور ہماری خواہشوں کے لیے انہوں نے اپنی بہت سی خواہشیں ایک طرف رکھ دیں۔

بس کام، کام اور کام۔

کبھی ہمت نہ ہو، جسم میں طاقت نہ ہو، تب بھی کام—صرف اس لیے کہ ان کی اولاد کو کسی چیز کی کمی نہ ہو۔

ان کی زندگی میں ایسی مشکلات بھی آئیں کہ اگر کسی پہاڑ پر آپڑتیں تو شاید پہاڑ بھی ٹوٹ جاتا، مگر میرے بابا ایک مضبوط چٹان بنے رہے۔

شاید اس لیے کہ اگر وہ ڈگمگاتے تو ان کی بیٹیاں بھی گر جاتیں۔

میرے بابا اکثر میری ماما سے کہتے ہیں:

میں بچیوں کے سامنے اپنی تکلیف ظاہر نہیں کرتا، ورنہ وہ پریشان ہو جائیں گی۔

یہ ایک جملہ نہیں، ایک پوری زندگی ہے۔

اور مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو کہتے ہیں:

یہ تو ان کا فرض تھا۔

فرض؟

کیا اپنی جوانی سے لے کر بڑھاپے تک کے بہترین دن اولاد کا مستقبل سنوارنے میں گزار دینا صرف فرض ہے؟

اگر یہ صرف فرض ہے، تو شاید ہم نے محبت کی سب سے بڑی شکل کو بہت معمولی لفظ دے دیا ہے۔

میرے لیے میرے بابا کی قربانیاں صرف ذمہ داری نہیں ہیں۔

یہ ان کی محبت ہے۔

بابا کی بیٹی ہونا

ہاں، میں بابا کی بیٹی ہوں۔

یہ ایک سادہ سا جملہ ہے، مگر اس کے اندر دکھ سے لے کر خوشی تک، فخر سے لے کر سکون تک نہ جانے کتنے احساسات چھپے ہیں۔

سچ کہوں تو بابا کی بیٹی ہونے سے زیادہ پرسکون اور خوشی کی کوئی کیفیت نہ مجھے کسی اور رشتے میں ملتی ہے، نہ کسی اور چیز میں۔

آج کل اگر کسی کو "پاپا کی پری" کہہ دو تو اسے برا لگتا ہے، کبھی کسی کا مذاق اڑانا ہو تو بھی یہی کہا جاتا ہے۔

مگر آخر اس میں برا ماننے والی کیا بات ہے؟

بابا کی پری۔

بابا کے دل کا ٹکڑا۔

میرے لیے شاید اس سے بڑی کوئی سند ہو ہی نہیں سکتی کہ کوئی مجھے میرے بابا کی بیٹی کہہ کر پکارے۔

ہاں، میں فخر سے کہتی ہوں:

میں بابا کی بیٹی ہوں۔

اللہ پاک نے میرے بابا کی صورت میں مجھے ایسی نعمت دی ہے جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی دولت نہیں کر سکتی۔

کیونکہ باپ کی محبت وہ دولت ہے جو خریدی نہیں جا سکتی۔

میرا یقین

یقین کی بات آئے تو میرے بابا پر مجھے بے حد یقین ہے۔

اگر میرے سامنے سمندر ہو اور میرے بابا کہیں کہ "قدم بڑھاؤ" تو میں یہ سوچے بغیر آنکھیں بند کر کے قدم بڑھا دوں گی کہ سامنے سمندر ہے یا کچھ اور۔

اور اگر میرے سامنے پھولوں کا ڈھیر بھی ہو مگر بابا کہیں "رک جاؤ" تو میں بغیر سوال کیے رک جاؤں گی۔

کیونکہ میرے لیے ان کی بات سے بڑھ کر کسی اور کی بات نہیں۔

یہ یقین شاید ایسا ہے جیسے کسی نابینا انسان کو زندگی کا سفر طے کرنے کے لیے ایک لاٹھی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مجھے زندگی میں اپنے بابا کی ضرورت ہے، اور ہمیشہ رہے گی۔

میرے بابا میری زندگی کی بنیاد ہیں۔

میرا بس چلے تو اگر کبھی بابا کے لیے مجھے اپنا دل بھی دینا پڑے تو میں ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اپنا دل ان کے ہاتھ پر رکھ دوں۔

اور اگر کوئی کہے:

تم اپنے بابا کی نظروں سے دنیا دیکھتی ہو، ان کی سوچ سے سوچتی ہو۔

تو میرا جواب ہوگا:

ہاں۔ کیوں نہ دیکھوں؟ کیوں نہ سوچوں؟ بابا ہیں وہ میرے۔

میرے بابا ہیں وہ۔

بابا، آپ سے کچھ کہنا ہے

میں اپنے بابا سے بہت کچھ کہنا چاہتی ہوں، بہت کچھ۔۔۔ لیکن میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں اپنے دل کی ساری باتیں کہہ سکوں۔

بابا۔۔۔!

میرے پیارے بابا، میرا دل آپ پر قربان۔

آپ دنیا کے خزانوں میں سے وہ خزانہ ہیں جو اللہ پاک نے میرے نصیب میں لکھ کر مجھے ایسی خوشی دی جسے لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں۔

جب آپ میرے کچھ کہے بغیر میرے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں:

سب ٹھیک ہو جائے گا۔

تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دوں اور آپ کو بتاؤں کہ میں کتنی تھک گئی ہوں، بابا۔

دنیا کے سامنے مضبوط رہتے رہتے کبھی کبھی بیٹی اپنے بابا کے سامنے بس بیٹی بن کر رہ جانا چاہتی ہے۔

آپ سے بات کرتے ہوئے میرے دل سے یہ خوف ختم ہو جاتا ہے کہ کوئی مجھے جج کرے گا۔

دنیا کی بھیڑ میں بھی سب سے زیادہ سکون مجھے آپ کے سائے میں ہے۔

آپ بہت اچھے انسان ہیں۔

بہت اچھے دوست ہیں۔

اور بہت خوبصورت دل کے مالک ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ پاک آپ کی ہر مشکل اور ہر پریشانی دور کر دے۔

آپ نے میرے لیے جو کچھ کیا ہے، اس کے بدلے میں اگر میں خود کو بھی وار دوں تو شاید آپ کے ایک احسان کا حق بھی ادا نہ کر سکوں۔

آپ میرے لیے صرف ایک رشتہ نہیں۔

آپ میرا سکون، میرا مان، میرا فخر اور میری دعا ہیں۔

میرا سب سے بڑا خوف

اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ میری زندگی کے سب سے بڑے خوف میں سے ایک کیا ہے، تو جواب ہے:

میرے بابا سے دور ہونا۔

کبھی کبھی میں سوچتی ہوں کہ بیٹیاں رخصت ہو کر کیوں جاتی ہیں؟

میں کبھی آپ کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی، بابا۔

آپ سے جدا ہونے کا خیال ہی میرے دل کو توڑ دیتا ہے۔

جب کبھی میں کسی ایسی بیٹی کو دیکھتی ہوں جس کے بابا نہیں ہیں تو میری آنکھوں سے خود ہی آنسو نکلنے لگتے ہیں۔

دل میں سوال آتا ہے:

بابا کے بغیر کیسی زندگی؟

میں اس زندگی کا تصور بھی نہیں کرنا چاہتی۔

آپ نے مجھے اتنے لاڈ سے پالا ہے کہ تیئس سال کی زندگی میں مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کبھی آپ نے مجھے اپنے جوتوں کو ہاتھ لگانے دیا ہو، کبھی اپنے پاؤں دبانے دیے ہوں، چاہے آپ خود کتنی ہی تکلیف میں کیوں نہ ہوں۔

آپ نے مجھے اتنے لاڈ سے پالا ہے کہ آپ سے دوری کا خیال بھی میرے لیے بہت بڑا بوجھ ہے۔

بابا، میں کمزور ہوں اس بوجھ کے لیے۔

میں بس اتنا جانتی ہوں:

میں آپ سے دور نہیں ہونا چاہتی۔

اب بابا کے خواب، میری باری

اب میری خواہش صرف اتنی ہے کہ آپ نے ہمارے لیے جتنے خواب اور خواہشیں قربان کی ہیں، اب آپ انہیں دوبارہ جیئیں۔

آپ کی بیٹی خود کو اس قابل بنانا چاہتی ہے، اور ان شاء اللہ بنے گی، کہ آپ کے ساتھ آپ کے خواب پورے کر سکے۔

بابا، میں جانتی ہوں کہ میں وہ سب نہیں کر سکتی جو آپ نے میرے لیے کیا ہے۔ شاید اس کا ایک فیصد بھی نہیں۔

لیکن میں چاہتی ہوں کہ میں آپ کے لیے اتنا ضرور کر سکوں کہ آپ سکون میں رہیں، ہمیشہ خوش رہیں، ہمیشہ صحت مند رہیں۔

میں چاہتی ہوں کہ ایک دن آپ مجھے دیکھ کر خوشی سے کہیں:

میری بیٹی نے کر دیا۔

میں بیٹی ہو کر بھی آپ کا بازو بننا چاہتی ہوں۔

آپ کی وہ خواہشیں جو شاید ذمہ داریاں نبھاتے نبھاتے پوری نہ ہو سکیں، میں چاہتی ہوں کہ ان میں سے جتنی میرے بس میں ہوں، انہیں پورا کروں۔

آپ نے ہماری زندگی سنوارنے کے لیے اپنی زندگی کے بہت سے خواب روک دیے۔

اب میری باری ہے۔

آخر میں۔۔۔

بابا، میں نے اپنے احساسات اور جذبات کا شاید صرف بیس فیصد لکھنے کی کوشش کی ہے۔

سو فیصد تو میں چاہ کر بھی نہیں لکھ سکتی۔

شاید اگر لکھنے بیٹھوں بھی تو وقت کم پڑ جائے، الفاظ ختم ہو جائیں، صفحات بھر جائیں، مگر میرے دل میں آپ کے لیے موجود محبت پھر بھی پوری نہ ہو سکے۔

کیونکہ کچھ رشتے لکھے نہیں جاتے، صرف محسوس کیے جاتے ہیں۔

اور میرے لیے آپ بھی ایسا ہی ایک رشتہ ہیں۔

میرے بابا۔۔۔

ہمیشہ خوش رہیں۔

ہمیشہ مسکراتے رہیں۔

کیونکہ آپ کی مسکراہٹ سے آپ کی بیٹی کو سکون ملتا ہے۔

اللہ پاک آپ کو ہمیشہ میرے سر پر سلامت رکھے، آپ کی ہر پریشانی دور کرے، آپ کو صحت، خوشی اور سکون عطا کرے، اور مجھے ہمیشہ آپ کی بیٹی ہونے کا یہ خوبصورت اعزاز نصیب رہے۔

آپ کی سونیا، آپ پر قربان۔ ❤️

بابا...

آپ میرے لیے صرف والد نہیں
میری دنیا ہیں، میری پہچان ہیں،
میری ہر کامیابی کے پیچھے
آپ کی دعائیں اور قربانیاں ہیں۔
یہ کتاب آپ کے نام، جنہوں نے
مجھے زندگی کے ہر موڑ پر سہارا دیا،
ہمت دی، اور ہمیشہ میرے ساتھ کھڑے رہے۔

